٦

ہم زندہ رہیں گے

فراقؔ گورکھپوری

پیش درس

زندگی میں انسان کو اچھے برے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کو جیسا ماحول ملتا ہے، وہ اپنے آپ کو اس ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور یہی کوشش اسے زندہ بھی رکھتی ہے۔ زندگی کا ارتقا صرف زمین پر نہیں ہوتا، اس کا سفر زمین سے آسمان کی طرف بھی بڑھتا ہے اور اس سفر میں زمانہ خاص طور پر انسان کو مٹانے کے درپے ہوتا ہے۔ عزم مصمم ہو تو انسان زمانے کے جبر کا مقابلہ کرتا اور ہر طرح کے دباؤ سے بچ کر نکلتا ہے، یہاں تک کہ موت آنے پر بھی نہیں مرتا۔ یہ بات دراصل مبالغہ ہے اور اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ انسان بھلے ہی مر جائے لیکن زندگی میں اس نے جو کارنامے انجام دیے تھے، ان کی یادیں زندہ رہتی ہیں۔ اس کی زندگی کی راہ میں بڑے بڑے پہاڑ اور گہرے سمندر آتے ہیں مگر انسان حوصلہ نہیں ہارتا، وہ بنتا ہے، مٹتا ہے، مٹ کر پھر بن جاتا ہے۔ دریا اور پہاڑ کی طرح فطرت کے موسم، رات دن اور شور و خاموشی تک اس کے دشمن بن جاتے ہیں مگر انسان فطرت کے جبر کے آگے ڈٹا رہتا ہے اور زندگی کو آگے بڑھاتا رہتا ہے۔

اس مشکل سفر میں تاریخ، تہذیب، علم وفن سب میں انسان بڑے بڑے کارنامے انجام دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خلاؤں میں بھی سفر کرتا اور سیاروں پر اپنے جھنڈے گاڑ دیتا ہے۔ انسان کا عزم ہے کہ میں دنیا کو آباد رکھنے کے لیے نئی نئی ایجادات کروں، زمین کا حسن برباد نہ ہونے دوں اور اسے طرح طرح سے سجائے رکھوں۔

یہ نظم انسان کے بلند حوصلوں، جوش اور جذبات سے بھرا ہوا گیت ہے۔ اس گیت کی تیز لے سننے اور پڑھنے والوں کے جذبات کو بھی تیز کر دیتی ہے۔ آفاتِ زمانہ، وادیِ پرخار، ماحولِ شرربار، زندانِ شبِ تار جیسی ترکیبیں اس گیت کے آہنگ کو شعریت سے بھر رہی ہیں۔ بحر و بر، کہسار، فطرت کے عناصر، ماحول اور زمانے کی گردش، ہر کوئی انسان کی زندگی کو ختم کرنا چاہتا ہے مگر انسان اپنے حوصلے اور ہمت کے بل پر ساری مصیبتوں سے لڑتا اور اپنی زندگی کا اعلان کرتا رہتا ہے۔

جان پہچان

فراقؔ گورکھپوری کا اصل نام رگھوپتی سہائے تھا۔ وہ ۲۸؍ اگست ۱۸۹۶ء کو گورکھپور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ الٰہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد مقرر ہوئے۔ ان کی غزلوں میں جدید اور قدیم افکار کا امتزاج ملتا ہے۔ غزل گو کی حیثیت سے انھوں نے غیر معمولی شہرت حاصل کی۔ اُردو شاعری میں انھوں نے ہندی کے الفاظ کو بڑی خوب صورتی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ وہ ایک منفرد لب و لہجے کے شاعر تھے۔ انھوں نے تنقیدی مضامین بھی لکھے ہیں۔ 'شعرستان، شبنمستان، روحِ کائنات، گلِ نغمہ' وغیرہ ان کے مشہور شعری مجموعے ہیں۔ ان کی رباعیوں کا مجموعہ 'روپ' بھی بہت مشہور ہے۔ 'حاشیے، اندازے، اُردو کی عشقیہ شاعری' اور 'اُردو غزل گوئی' ان کی نثری تصانیف ہیں۔ اُردو کے علاوہ انھوں نے انگریزی اور ہندی میں بھی کئی کتابیں لکھی ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں ان کے شعری مجموعے 'گلِ نغمہ' پر انھیں گیان پیٹھ انعام سے سرفراز کیا گیا۔ ۳؍ مارچ ۱۹۸۲ء کو دلّی میں ان کا انتقال ہوا۔

قرنوں کے مٹانے سے مٹے ہیں ، نہ مٹیں گے
آفاتِ زمانہ سے جھکے ہیں ، نہ جھکیں گے
اُبھرے تو دبانے سے دبے ہیں ، نہ دبیں گے
ہم موت کے مارے بھی مرے ہیں ، نہ مریں گے
ہم زندہ تھے ، ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ رہیں گے

گو بحر و بر و چرخ مٹانے پہ تلے ہیں
اُبھرے ہوئے کہسار کے تیور بھی کڑے ہیں
بے درد عناصر بھی بہت بپھرے ہوئے ہیں
بن بن کے مٹے جائیں گے ، مٹ مٹ کے بنیں گے
ہم زندہ تھے ، ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ رہیں گے

انسان ہے اور چار طرف وادیِ پُرخار
پُرہول مناظر کا وہ ماحولِ شرربار
وہ بولتے سناٹے ، وہ زَندانِ شبِ تار
کمزور ہیں پر جبر سے فطرت کی لڑیں گے
ہم زندہ تھے ، ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ رہیں گے

تہذیب کو پروان چڑھایا ہے ہمیں نے
تاریخ کو ہر درس پڑھایا ہے ہمیں نے
سیاروں پہ قدموں کو جمایا ہے ہمیں نے
اب شمس و قمر اپنے اشاروں پہ چلیں گے
ہم زندہ تھے ، ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ رہیں گے

سو رنگ سے دنیا کو ہم آباد کریں گے
ہر گام پہ دنیا نئی ایجاد کریں گے
ہم اس کو سہاگن کی طرح شاد کریں گے
دھرتی کی ، ہمیں اُجڑی ہوئی مانگ بھریں گے
ہم زندہ تھے ، ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ رہیں گے

معانی و اشارات

قرن	-	زمانہ
بحر و بر و چرخ	-	سمندر، زمین اور آسمان
تیور کڑے ہونا	-	غصّے میں ہونا
بننا	-	وجود میں آنا
بن بن کے مٹے جائیں گے	}	وجود میں آ آ کر مٹ جائیں گے
مٹ مٹ کے بنیں گے	}	ختم ہو کر پھر وجود میں آ جائیں گے
وادیِ پر خار	-	کانٹوں سے بھری وادی
پُر ہول	-	خطرناک
شرر بار	-	چنگاریاں برسانے والا
بولتے سناٹے	-	ایسے سناٹے جن کا خوف محسوس کیا جا سکے (استعارہ) مرادرات
زندانِ شبِ تار	-	اندھیری رات کا قید خانہ
شاد کرنا	-	خوش کرنا

مشقی سرگرمیاں

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ شاعر نظم کے پہلے بند میں جو بات کہنا چاہتا ہے، اسے اپنے لفظوں میں لکھیے۔

۲۔ اس نظم کی ہیئت کی وضاحت کیجیے۔

۳۔ نظم سے وہ مصرعے چن کر لکھیے جن میں صنعتِ تشبیہ کا استعمال کیا گیا ہے۔

۴۔ 'بولتے سنّاٹے' اور 'زندانِ شبِ تار' ان ترکیبوں کی وضاحت کیجیے۔

۵۔ نظم کے تیسرے بند کی تشریح کیجیے۔

۶۔ چوتھے بند کی روشنی میں 'ترقی' اور 'انسان کے عزم' کے بارے میں لکھیے۔

۷۔ نظم کے آخری بند میں شاعر کے عزم و حوصلے کو اپنے جملوں میں لکھیے۔

۸۔ 'ہم زندہ رہیں گے' اس عنوان پر اپنی رائے تحریر کیجیے۔

۹۔ 'ہم زندہ رہیں گے' اس گیت کا خلاصہ لکھیے۔

۱۰۔ گو بحر و بر و چرخ مٹانے پہ تلے ہیں
اُبھرے ہوئے کہسار کے تیور بھی کڑے ہیں

(الف) اس شعر میں آئی ہوئی صنعتوں کے نام لکھیے۔

(ب) ہر دو صنعت کی تعریف لکھیے۔

* 'بار' لاحقے کی مدد سے چار نئے الفاظ کا شبکی خاکہ بنائیے۔

سرگرمی/ منصوبہ

عزم، حوصلہ، ہمت اس مرکزی خیال سے متعلق پانچ مختلف شعرا کے منتخب گیتوں کا مجموعہ تیار کیجیے۔

نکات : شاعر کا تعارف، گیت، گیت کا مرکزی خیال، تبصرہ

* چوتھے بند کی مدد سے خاکے کو مکمل کیجیے۔

اب شمس و قمر اپنے اشاروں پہ چلیں گے — کیوں کہ
→
→
→
→